احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 2. فروری 2012ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 2فروری 2012ء 9ربیع الاول 1433 ہجری 2 تبلیغ 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 28

پاک کرنا اللہ کا کام ہے

کیا تو نے ان لوگوں پر غور نہیں کیا جو اپنے آپ کو پاک ٹھہراتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی ہے جسے چاہے پاک قرار دے اور وہ کھجور کی گٹھلی کی لکیر کے برابر بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

(سورۃ النساء آیت 50)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ قادر جس کی قدرتوں کو غیر قومیں نہیں جانتیں قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالم ملکوت کا اس کو سیر کراتا ہے اور اپنے انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اس کو خبر دیتا ہے (۔) ہمارا مشاہدہ اور تجربہ اور ان سب کا جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں اس بات کا گواہ ہے کہ قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتی ہے وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک جو اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے جیسا کہ اس نے لیکھرام پر ظاہر کیا اور اس کی موت ایسی حالت میں ہوئی کہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ خدا نے اس کی موت سے (۔) سچائی پر مہر لگا دی۔ غرض اس طرح پر خدا اپنے زندہ تصرفات سے قرآن شریف کی پیروی کرنے والے کو کھینچتا کھینچتا قرب کے بلند مینار تک پہنچا دیتا ہے (۔) وہ دائمی راحت اور سرور جس کا فطرتاً انسان طالب ہے اور جس کے بغیر وہ جہنمی زندگی میں مبتلا ہے وہ کیونکر انسان کو حاصل ہو سکتا ہے جب تک اس کو اپنے ذاتی مشاہدہ سے یہ بھی خبر نہیں کہ خدا موجود بھی ہے اور کیونکر ایسی کتابوں سے جو محض قصوں کے رنگ میں ہیں وہ شیریں پھل مل سکتا ہے جو حقیقی معرفت کے نام سے موسوم ہے۔

اور یہ بھی ایک یقینی اور واقعی بات ہے کہ خدا کی راہ میں کوشش کرنے کے لئے امید کا پایا جانا بھی ضروری ہے جو شخص ایک بند کوٹھے میں یہ خیال کر کے کہ اس میں اس کا ایک عزیز ضرور مخفی ہے آواز دیتا ہے اور آواز پر آواز مارتا ہے کہ اے عزیز! میں حاضر ہوں تو باہر نکل اور مجھ سے ملاقات کر اور اس کو کوئی جواب نہیں ملتا تب وہ خیال کرتا ہے کہ شاید وہ سوتا ہے اور اس کے دروازہ پر صبر کر کے بیٹھتا ہے یہاں تک کہ جو سونے کا وقت اندازہ کیا جاتا ہے وہ بھی گزر جاتا ہے بلکہ اس کوٹھی میں اس بات کے کچھ بھی آثار ظاہر نہیں ہوتے کہ اس میں کوئی زندہ موجود ہے تب اس شخص کی امید آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے اور جب اندازہ اور تخمینہ سے وقت گزر جاتا ہے تب امید بکلی منقطع ہو جاتی ہے اور پھر وہ شخص اس دروازہ پر بیٹھنا لاحاصل جانتا ہے۔ اسی طرح جب انسان خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے اور ایک عمر گزارنے کے بعد بھی اس طرف سے کوئی آواز نہیں آتی اور زندہ خدا کے کوئی آثار اس پر ظاہر نہیں ہوتے تب اس کی تمام امیدیں پاش پاش ہو جاتی ہیں اور بجائے اس کے کہ وہ ترقی کرے تنزل کی طرف جھکتا ہے یہاں تک کہ ایک دن دہریوں کے رنگ میں ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہے کہ مبارک وہی کتاب ہے کہ جو اپنے تازہ نشانوں سے امید کو دن بدن بڑھاتی ہے اور خدا کے ملنے کے آثار ظاہر کرتی ہے۔

(چشمہ معرفت ۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 308)

سیدنا بلالؓ فنڈ۔ ایک اعزاز

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ (مطبوعہ خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 213) میں ایک فنڈ کا اعلان اور اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

’’میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔‘‘

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا۔

’’یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔‘‘

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

’’پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔‘‘

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کیلئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

(صدر سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

عشق کی آگ

پیٹھ میدانِ وغا میں نہ دکھائے کوئی
منہ پہ یا عشق کا پھر نام نہ لائے کوئی

حسنِ فانی سے نہ دل کاش لگائے کوئی
اپنے ہاتھوں سے نہ خاک اپنی اڑائے کوئی

کون کہتا ہے لگی دل کی بجھائے کوئی
عشق کی آگ مرے دل میں لگائے کوئی

صدمۂ درد و غم و ہمّ سے بچائے کوئی
اس گرفتارِ مصیبت کو چھڑائے کوئی

رہ سے شیطان کو جب تک نہ ہٹائے کوئی
اس کے ملنے کیلئے کس طرح آئے کوئی

دعویٰ حسنِ بیاں ہیچ ہے میں تب جانوں
مجھ سے جو بات نہ بن آئے بنائے کوئی

ہجر کی آگ ہی کیا کم ہے جلانے کو مرے
غیر سے مل کے مرا دل نہ دکھائے کوئی

دیدۂ شوق اسے ڈھونڈ ہی لے گا آخر
لاکھ پردوں میں بھی گو خود کو چھپائے کوئی

گرز و مگدر کے اٹھانے سے بھلا کیا حاصل
خاک آلودہ برادر کو اٹھائے کوئی

خفگی دو چار دنوں کی تو ہوئی پر یہ کیا
سالہا سال مجھے منہ نہ دکھائے کوئی

جرعۂ بادۂ الفت جو کبھی مل جائے
دختِ رز کو نہ کبھی منہ سے لگائے کوئی

تشنگی میری نہ پیالوں سے بجھے گی ہرگز
خم کا خم لے کے مرے منہ سے لگائے کوئی

خلق و تکوینِ جہاں راست، پہ سچ پوچھو تو
بات تب ہے کہ مری بگڑی بنائے کوئی

دے دیا دل تو بھلا شرم رہی کیا باقی
ہم تو جائیں گے بلائے نہ بلائے کوئی

قرب اس کا نہیں پاتا، نہیں پاتا محمودؔ
نفس کو خاک میں جب تک نہ ملائے کوئی

کلام محمود

کتابوں کی رسید

اب کتابیں کیا کسی کو دیجئے
دل میں گرچہ ہوتی ہے خواہش شدید
شکریے کی بات قدسی چھوڑیئے
اب کتابوں کی نہیں ملتی رسید

عبدالکریم قدسی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

شادی بیاہ کے موقع پر بدرسومات اور بدعات سے اجتناب

شادی کی ہر نصیحت اور ہر ہدایت کی بنیاد ہی تقویٰ پر ہے۔

میں تنبیہ کرتا ہوں کہ ان لغویات اور فضولیات سے بچیں۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

مرسلہ: مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ

آج کل ٹیلیویژن پر مختلف ڈراموں اور مارننگ شوز میں شادی بیاہ کے موقع پر مختلف قسم کی رسومات دکھائی جارہی ہیں اور میڈیا کے ذریعہ سے رسموں کو فروغ دیا جارہا ہے۔

احمدی معاشرے نے میڈیا کے اثرات سے خود کو محفوظ رکھنا ہے اور اس امر کا خیال رکھنا ہے کہ کسی طور یہ بدعات اور بدرسمیں ہمارے معاشرے میں راہ نہ پاسکیں۔ آج کل چونکہ شادیوں کا سیزن ہے اس لئے احباب جماعت کی یاددہانی کے لئے بدرسوم سے اجتناب کے بارہ میں تعلیمات پیش خدمت ہیں۔

عورتوں سے مہر بخشوانا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حق مہر بخشنے کے متعلق ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔

''حکیم فضل دین صاحب جو ہمارے سلسلہ کے اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں سے ہوئے ہیں ان کی دو بیویاں تھیں۔ ایک دن حضرت مسیح موعود نے فرمایا مہر شرعی حکم ہے جو عورتوں کو دینا چاہئے اس پر حکیم صاحب نے کہا میری بیویوں نے مجھے معاف کردیا ہوا ہے حضرت صاحب نے فرمایا۔ ''کیا آپ نے ان کے ہاتھ پر رکھ کر معاف کرایا تھا؟'' کہنے لگے نہیں حضور یونہی کہا تھا اور انہوں نے معاف کردیا حضرت صاحب نے فرمایا پہلے آپ ان کی جھولیوں میں ڈالیں پھر ان سے معاف کرائیں۔ ان کی بیویوں کا مہر پانچ پانچ سو روپیہ تھا حکیم صاحب نے کہیں سے قرض لے کر پانچ پانچ سو روپیہ ان کو دے دیا اور کہنے لگے تمہیں یاد ہے تم نے اپنا مہر مجھے معاف کیا ہوا ہے سو اب مجھے یہ واپس دے دو۔ اس پر انہوں نے کہا اس وقت ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ نے دے دینا ہے اس وجہ سے کہہ دیا تھا کہ معاف کیا۔ اب ہم نہیں دیں گی۔ حکیم صاحب نے آ کر یہ واقعہ حضرت صاحب کو سنایا حضرت صاحب یہ سن کر بہت ہنسے اور فرمانے لگے۔ درست بات یہی ہے پہلے عورت کو مہر ادا کیا جائے اور اگر وہ معاف کرنا چاہے تو کردے۔''

(الازھار لذوات الخمار جلد اول صفحہ 152، 153)

زیور اور کپڑے وغیرہ کا مطالبہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''اس امر کی طرف اپنی جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ رسمیں خواہ کسی رنگ میں ہوں بری ہوتی ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں نے اگر بعض رسمیں مٹائی ہیں تو دوسری شکل میں بعض اختیار بھی کرلی ہیں۔ نکاحوں کے موقع پر پہلے تو گھروں میں فیصلہ کرلیا جاتا تھا کہ اتنے زیور اور کپڑے لئے جائیں گے۔ پھر آہستہ آہستہ ایسی شرائط تحریروں میں آنے لگیں۔ پھر میرے سامنے بھی پیش ہونے لگیں۔ **شریعت نے صرف مہر مقرر کیا ہے اس کے علاوہ لڑکی والوں کی طرف سے زیور اور کپڑے کا مطالبہ ہونا بے حیائی ہے اور لڑکی بیچنے کے سوا اس کے اور کوئی معنی میری سمجھ میں نہیں آئے**...... میں آئندہ کے لئے اعلان کرتا ہوں کہ اگر مجھے علم ہوگیا کہ کسی نکاح کے لئے زیور اور کپڑے وغیرہ کی شرائط لگائی گئی ہیں یا لڑکی والوں نے ایسی تحریک بھی کی ہے تو ایسے نکاح کا اعلان میں نہیں کروں گا۔''

(خطبہ نکاح 27 مارچ 1931ء بحوالہ الفضل 7 اپریل 1931ء)

جہیز وغیرہ کی شرطیں

حضرت مصلح موعود نے جہیز وغیرہ کی شرائط کے متعلق فرمایا:۔

''لیکن اس میں بعض دفعہ ایسی غیر معقول باتیں کرتے ہیں اور ایسی لغو شرطیں لگاتے ہیں کہ حیرت آتی ہے۔ مثلاً **بعض لوگ جہیز کی شرطیں لگاتے ہیں۔ اتنا سامان ہو تو ہم شادی کریں گے۔ یہ سب لغو ہے۔** میں متواتر سالہا سال سے جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ ان کی اصلاح کی جائے۔ اگر جماعت کے لوگ اس طرف توجہ کریں تو بہت جلد اصلاح ہوسکتی ہے۔ اگر وہ عہد کرلیں کہ ہر ایسی شادی جس میں فریقین میں سے کسی کی طرف سے بھی ایسی شرطیں عائد کی گئی ہوں تو ہم اس میں شریک نہ ہوں گے تو دیکھو تھوڑے ہی عرصہ میں وہ لوگ ندامت محسوس کرنے لگیں گے اور ان شنیع حرکات سے باز آجائیں گے۔

بھلا اس سے زیادہ اور کیا ذلیل کن بات ہوسکتی ہے کہ لڑکیوں کے چارپایوں کی طرح سودے کئے جائیں اور منڈی میں رکھ کر ان کی قیمت بڑھائی جائے۔ پس ہماری جماعت کو ایسی شنیع حرکات سے بچنا چاہیے اور عہد کرنا چاہیے کہ ایسی شادی میں کبھی شامل نہ ہوں گے خواہ وہ سگے بھائی یا بہن ہی کی ہو۔''

(الفضل 8 اپریل 1947ء)

جہیز میں سادگی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں سید ہوں۔ میری بیٹی کی شادی ہے۔ آپ اس موقع پر میری کچھ مدد کریں۔ حضرت خلیفہ اول یوں تو بڑے مخیر تھے مگر طبیعت کا رجحان ہے جو بعض دفعہ کسی خاص پہلو کی طرف ہوجاتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

''میں تمہاری بیٹی کی شادی کے لئے وہ سارا سامان تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں جو رسول کریم ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو دیا تھا۔ وہ یہ سنتے ہی بے اختیار کہنے لگا۔ آپ میری ناک کاٹنا چاہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کیا تمہاری ناک محمد رسول اللہ ﷺ کی ناک سے بڑی ہے۔ تمہاری عزت تو سید ہونے میں ہے۔ پھر اگر اس قدر جہیز دینے سے رسول کریم ﷺ کی ہتک نہیں ہوئی تو تمہاری کس طرح ہوسکتی ہے۔''

(حیات نور صفحہ 529، 530)

جہیز اور بری کی رسم

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''اس میں شبہ نہیں کہ جہیز اور بری کی رسوم بہت بری ہے اس لئے جتنی جلدی ممکن ہو اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے'' ایسی وباء اور مصیبت جو گھروں کو تباہ کردیتی ہے اس قابل ہے کہ اسے فی الفور مٹا دیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے اچھے اچھے گھرانے اس رسم میں بری طرح مبتلا ہیں پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نہ صرف جہیز بلکہ بری بھی بری چیز ہے اپنی استطاعت کے مطابق جہیز دینا تو پھر بھی ثابت ہے لیکن بری کا اس رنگ میں جیسے کہ اب مروج ہے مجھے اب تک کوئی حوالہ نہیں ملا۔''

(اوڑھنی والیوں کے لئے پھول صفحہ 48)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ 17 جنوری 2003 میں فرمایا:۔

ایک بڑی دکھی بچی نے مجھے خط میں لکھا ہے کہ میری شادی ہوئی ہے اور میرے ماں باپ غریب تھے اس لئے زیادہ جہیز نہیں دے سکے۔ مجھے ہر وقت سسرال کی طرف سے یہ طعنے ملتے ہیں کہ یہ لڑکی لے کے کیا آئی ہے۔ پھوٹی کوڑی بھی اس کے پاس نہیں ہے۔ وہ کہتی ہے اتنا میرا دل دکھی ہوتا ہے کہ میں صرف آپ کو بتا رہی ہوں کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میرے دل پر کیا بیتتی ہے؟ پس میں اس خطبے کے آخر پر احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اول تو جہیز کو اہمیت ہی نہ دیں کہ جس حالت میں کوئی غریب انسان ہے اسی حالت میں لڑکی کو رخصت کرے۔ لڑکی جہیز ہے، لڑکی کے کپڑے اس کا زیور جہیز نہیں ہیں۔ لڑکی اچھی صورت کی ہو، اچھی سیرت کی ہو تو اس سے بڑا جہیز اور کوئی نہیں ہے۔ پس لڑکی پر نگاہ رکھ کر اس سے شادی کریں۔ پہلے سے فیصلہ کر کے دیکھیں کہ لڑکی اچھی اور گھر کے قابل ہے کہ نہیں پھر اس کے بعد کسی جہیز کا مطالبہ کرنا بالکل ناجائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت پر عمل کریں کہ کس طرح سادہ کپڑوں میں اپنی بیٹی کو رخصت کیا ہے۔ کوئی جہیز وغیرہ ساتھ نہیں گیا۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 فروری 2003ء)

دودھ پلانا اور جوتی چھپانا وغیرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''بعض دوسری بدرسوم جیسے دودھ پلانا اور جوتی چھپانا وغیرہ جو ہیں یہ بھی سب ختم کروائیں اور ہر فرد جماعت کو اس بارہ میں متنبہ کردیں کہ آئندہ اگر مجھے کسی کی بھی ان رسموں کے بارہ میں کوئی شکایت آئی تو اس کے خلاف تعزیری کارروائی ہوگی۔''

(خط حضور انور بتاریخ 22 جنوری 2010ء)

گھر کے اندر غیر مرد سے ویڈیوز بنانے کی اجازت نہیں ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد موصول ہوا ہے کہ:

''ایک احمدی گھرانے میں شادی کے موقع پر بد رسومات اور غیر احمدی کے ویڈیو بنانے کے بارہ میں...... ایک رپورٹ مجھے ملی ہے۔ پہلے بھی ان باتوں سے منع کرچکا ہوں۔ اب پھر لکھ رہا ہوں کہ کسی کے جیسے بھی تعلقات ہوں، **غیر مرد سے گھر کے اندر ویڈیو بنانے کی اجازت نہیں ہے۔** اس بارہ میں نرمی نہ برتا کریں۔ نہیں تو تمام حجاب ختم ہوجائیں گے۔''

(خط محررہ 20 اگست 2011)

جب رسمیں بڑھتی ہیں تو پھر انسان بالکل اندھا ہو جاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"شادی بیاہ کے موقع پر بعض فضول قسم کی رسمیں ہیں۔ جیسے بری دکھانا یا وہ سامان جو دلہا والے دلہن کے لئے بھیجتے ہیں اس کا اظہار، پھر جہیز کا اظہار۔ باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے.....تو صرف حق مہر کے اظہار کے ساتھ نکاح کا اعلان کرتا ہے۔ باقی سب فضول رسمیں ہیں.....صرف رسموں کی وجہ سے، اپنا ناک اونچا رکھنے کی وجہ سے غریبوں کو مشکلات میں، قرضوں میں نہ گرفتار کریں اور دعویٰ یہ کہ ہم احمدی ہیں اور بیعت کی دس شرائط پر پوری طرح عمل کریں گے۔ تو یہ مختصراً میں نے ایک شادی کی رسم پر ہی خوفناک بھیانک نتائج سامنے لانے والی اور بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں اور جب رسمیں بڑھتی ہیں تو پھر انسان بالکل اندھا ہو جاتا ہے اور پھر اگلا قدم یہ ہوتا ہے کہ مکمل طور پر ہوا و ہوس کے قبضہ میں چلا جاتا ہے جبکہ بیعت کرنے کے بعد تو وہ عہد کر رہا ہے کہ ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حکومت مکمل طور پر اپنے اوپر طاری کر لے گا۔ **اللہ اور رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں، یہی کہ رسم ورواج اور ہوا و ہوس چھوڑ کر میرے احکامات پر عمل کرو۔**"

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 101 تا 103)

شادی بیاہ کے موقع کی بدرسومات

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مجلس مشاورت 2009ء کے فیصلہ جات کی تعمیل میں "مختلف علاقوں میں پائی جانے والی بدرسوم و بدعات اور ان سے اجتناب کے بارہ میں تعلیمات" کے عنوان سے ایک کتاب شائع کی تھی۔ اس کتاب کے آخر میں رسوم اور بدعات کو اکٹھا کر کے ایک فہرست شائع کی گئی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے احمدی بھائی ان تمام رسوم اور بدعات سے بچتے رہیں۔ اسی مقصد کے ساتھ وہ فہرست پیش ہے۔

- منگنی کے موقعہ پر ناچ مجرا کرنا۔ نیز نقال و بھانڈ بلانا
- سہرا باندھنا اور اس موقع پر جشن کرنا
- ملنی کے موقع پر فضول رسم ورواج کرنا
- دعوت ولیمہ قبل از وقت کرنا
- چھوٹی سی بارات کی صورت میں مہندی لے جانا
- جوتا چھپانا اور پیسوں کا مطالبہ کرنا
- بری وجہیز کی نمائش۔ بری کا بچھایا جانا اور اس پر پیسے نچھاور کرنا
- ناچ آتش بازی نقال پر روپیہ کا فضول خرچ کرنا
- بوقت رخصتی لڑکی چاول یا گندم ہاتھ میں لے کر پیچھے کو پھینکتی ہے کہ اس کا رزق ماں باپ کے گھر رہے۔
- دولہا کے گھر پہنچ کر مہندی سے ہاتھ بھر کر تین یا سات بار دیوار پر لگائے جاتے ہیں۔
- ولیمہ کی بجائے شادی کے تین دن بعد لڑکی کے والدین لڑکی کے سسرال جاتے ہیں اور کھانا اپنے گھر سے لے جاتے ہیں۔
- پانچ دن بعد لڑکی اپنے والدین کے گھر آتی ہے اور سات روز بعد سسرال میں اپنے گھر جاتی ہے۔
- مہندی سے لے کر شادی کے بعد تک گھر میں خوب ڈھولک ناچ، گانے وغیرہ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔
- مایوں بیٹھنا
- مایوں میں متفرق اشیاء کا دینا۔ ڈومنیوں کا ڈھول کے ساتھ دو دو تین ہفتہ راگ جاری رکھنا۔ مستورات کا فحش راگ گانا
- دودھ پلائی کی رسم
- گھٹنا باندھنا (دیور کا بھابھی کا گھٹنا باندھنا اور پھر پیسے مانگنا)
- جب بھاجی تقسیم ہو جاتی ہے تو برادری کی طرف سے شادی والوں کے گھر مختلف اشیاء بھیجی جاتی ہیں جن کو مایاں کہتے ہیں کوئی سویاں کوئی چاول پتاشے گڑ لاتا ہے۔
- مہندی تقسیم کرنا (ایک دن مقرر کر کے عورتوں بچیوں میں مہندی تقسیم کی جاتی ہے)
- اگر لڑکی کی مہندی کی تقریب ہو تو اس پر بعض خاندانوں میں مرد پیلے رنگ کے دوپٹے گلے میں ڈال کر گھومتے ہیں۔
- بدِ دینا لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی والوں کو بدِ دی جاتی ہے جو بعد میں رشتہ داروں میں بانٹی جاتی ہے۔ بد کی اشیاء میں چھوہارے کشمش، ناریل، مکھانے، بادام وغیرہ۔
- بری مانگ دھری۔ اس میں زیورات اور پارچات کسی سے عاریۃً لے آتے ہیں۔
- جوڑے دینا۔ (لڑکی والوں کی طرف سے لڑکے کے گھر کے تمام افراد کو جوڑے دیئے جاتے ہیں۔)
- بارات کی تیاری پر رسوم۔ تیل، مہندی، سہرا لگانا، آتش بازی، مجرا، بری کا جلوس زیورات اور پارچات اور دیگر اشیاء بڑی بڑی طشتریوں میں دھر کر سروں پر اٹھا کر جلوس کی شکل میں لڑکی کے گھر تک لے جانا اور اس جلوس پر نوٹ، سکے اور چھوٹے چھوٹے زیورات نچھاور کرنا۔
- عورتوں کی طرف مرد بیروں کا کھانا کھلانا
- بچپن میں منگنی کرنا
- وٹہ سٹہ کی شادی کرنا
- وٹہ سٹہ کے وعدہ پر شادی کرنا (جو لڑکی پیدا ہو گی وہ فلاں کو دی جائے گی)
- کسی تاوان کی صورت میں لڑکی دینا خواہ دلہا بوڑھا ہی ہو۔
- چھلنی کیلیاں توڑنا
- کنگنا کھیلنا
- برادری کی شرارتیں
- بات پکی کرنے کی خاطر ہاں کا جوڑا
- منگنی پر بڑی بڑی دعوتوں میں اسراف کرنا
- مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہنانا
- منگنی کے بعد لڑکے لڑکی کے ضرورت سے زائد روابط اور والدین کی چشم پوشی
- حق مہر نمائش کی خاطر استطاعت سے بڑھ کر مقرر کرنا
- نکاح کے موقع پر وڈیو وغیرہ کا الگ غیر ضروری فنکشن کرنا
- جہیز کا مطالبہ کرنا۔ جہیز کی نمائش۔ کھٹ کی نمائش
- مہندی کے موقعہ پر آغاز سیرت النبیؐ کے پروگرام سے کر کے بعد میں گانے بجانے کی لغویات کرنا
- شادی سے قبل تقریبات منعقد کرنا اور کہنا کہ یہ رونق کی مجالس ہیں۔
- دلہن کے کپڑوں میں لہنگا وغیرہ کا اسراف کرنا
- دلہے کو عورتوں کی طرف بلانا اور نامحرم مردوں کا ساتھ ہونا اور آداب پردے کا خیال نہ رکھنا
- دلہن کا لازماً بیوٹی پارلر سے ہی تیار ہونا
- دلہن کو بوقت رخصتانہ قرآن کے نیچے سے گزارنا
- دلہن کو گھر لانے کے بعد دولہا، دلہن دونوں کو قرآن کے نیچے سے گزارنا
- دلہن کے گھر داخل ہوتے وقت گھر اور کمرہ کی چوکھٹ پر تیل ڈالنا
- سب سے چھوٹے دیور کا دلہن کے ساتھ بیٹھ کر پیسوں کا مطالبہ کرنا
- دلہا کے گھر دلہن کے جہیز کی نمائش کرنا
- وقت کی پابندی نہ کرنا اور وقت کا ضیاع کرنا
- خواتین کے حصہ میں مرد بیروں کا کھانا کھلانا
- نیوندرا، تنبول اور پوا، ورتوارہ، سلامی کا لکھنا اس غرض سے کہ بعد میں بڑھا کر لیں گے
- لڑکی کو مایوں بٹھانا اور سسرال کی طرف سے پیلے کپڑے اور ابٹن وغیرہ دینا
- دعوتی کارڈ پر بےجا اسراف
- کرایہ پر لیموزین وغیرہ مہنگی گاڑی پر برات لے جانے پر اسراف کرنا
- لڑکے کو بازو پر گانا باندھنا
- لڑکے کی مہندی کرنا
- لڑکے کو سبز دوپٹے کے سائے میں مہندی کی کرسی تک لے جانا
- برات پر پیسے پھینکنا
- سربالا بنانا۔ بعض جگہ چار پانچ سربالے بنائے جاتے ہیں
- آتش بازی کرنا
- ہوائی فائر کرنا
- ویل ڈالنا
- میوزیکل گروپ کی شکل میں لڑکیوں کا ڈانس وغیرہ
- نوٹوں کے ہار
- رخصتی کے موقعہ پر دلہن کے والدین کا بینڈ باجوں کا خاص اہتمام کرنا
- دوسری قوموں میں رشتہ کرنا اپنی ہتک سمجھنا
- مہر بخشوانا۔
- مستورات کی طرف سے برات کی آمد پر برات والوں کو گالیاں دینا
- بھاجی کی تقسیم کے بعد برادری کی طرف سے شادی والوں کو مختلف اشیاء بھیجی جاتی ہیں۔ جیسے سویاں پتاشے وغیرہ۔ اسے مایاں کہتے ہیں۔
- لڑکی والوں کی طرف سے لڑکے والوں کو زیور و خاص پارچات کی تاکید کرنا
- لڑکی والوں کی طرف سے لڑکے کے گھر کے سامان بالخصوص اور زیورات اور پارچات طشتریوں میں سجا کر جلوس کی شکل میں لیجایا جانا اور اس جلوس پر پیسے اور چھوٹے چھوٹے زیورات کا نچھاور کرنا
- برات کا زیادہ دن قیام
- لڑکوں کا شراب نوشی کرنا
- بعض قبائل میں لڑکی والے لڑکے والوں سے کھانے کے اخراجات کا مطالبہ بھی کرتے ہیں۔
- گھڑولی بھرنا
- سربالوں کو چوری کھلانا
- لڑکی والوں کی طرف سے رسی لگا کر نائی وغیرہ کام کرنے والے برات کو روکتے اور پیسے لے کر جانے دیتے ہیں۔
- ون واہ۔ رخصتی سے کچھ دن قبل لڑکے والے آ کر لڑکی کو کمرہ میں سوٹ پہناتے اور پیسے دیتے ہیں اور بٹھا جاتے ہیں اور لڑکی رخصتانہ کے دن تک اس کمرہ میں رہتی ہے۔
- دولہا کے گھر کی عورتیں پلیٹ میں مہندی سجا اور موم بتیاں جلا کر گاتی ہوئی دلہن کے گھر جاتی ہیں اور وڈیو فلم بنائی جاتی ہے۔
- دلہن کے گھر والے مٹھائی لے کر آتے ہیں اور دولہا کو مٹھائی کھلاتے ہیں اور آدھا ٹکڑا واپس لے جا کر دلہن کو کھلایا جاتا ہے۔ دلہا کو (

(قسط دوم)

باقی صفحہ 6 پر

مکرم زکریا ورک صاحب

اسلامی ہندوستان میں سائنس کا فروغ

میڈیسن

ہندوستان میں ڈاکٹروں کو حکیم یا طبیب کا لقب دیا جاتا تھا۔ حکیم کے معنی عقلمند آدمی یا سائنسدان، عالم کے بھی ہیں جبکہ فزیشن کو طبیب کہا جاتا تھا۔ سرجن کیلئے جراح کا لفظ استعمال ہوتا، اور سرجری کو علم الجراحت کہا جاتا تھا۔ سائنس اور طب کی کتابوں کی اکثریت فارسی اور عربی میں ہوتی تھی۔ ہندوستان میں اسلامی طب کی بنیاد دو طبیبوں یعنی زکریا الرازی اور حکیم ابن سینا کی کتابوں پر رکھی گئی تھی۔ ایران کے حکمراں طے گن (1127ء) کے دور میں خوارزم کے طبیب زین الدین ابراہیم اسماعیل نے طب پر وقیع کتاب ذاخرہ خوارزم شاہی لکھی۔ اس کتاب نے ہندوستان کے اطباء پر تین سو سال تک، بارہویں صدی سے لے کر پندرھویں صدی تک دیرپا اور گہرا اثر چھوڑا تھا۔ کتاب ایسے موضوعات پر مشتمل تھی: طب کی تعریف، بیماری کی تشخیص، بیماری کی وجوہات، بخار کی قسمیں، زہروں کی اقسام، اور انسانی جسم کی ساخت۔ اس نے ایک اور کتاب اغراض طب کے نام سے لکھی جو ہندوستان کے اطباء میں یکساں مقبولیت کی حامل تھی۔ طب یادگار، ادویاء پر 14 ابواب میں بیش قیمت کتاب تھی۔

نفیس ابن کرمانی (1427ء) نے کتاب طب اکبری کے نام سے لکھی۔ حکیم منصور ابن احمد، ایرانی النسل تھا جو کشمیر میں ہجرت کر کے آباد ہو گیا تھا۔ حکیم منصور بن محمد بن یوسف الیاس نے عورتوں کی بیماریوں اور بچوں کی بیماریوں اور علاج پر کتاب کفایہ المجاہدین لکھی۔ یہ کتاب دہلی کے سلطان سکندر شاہ ثانی کے نام معنون تھی۔ شہنشاہ ہمایوں کے ایک سکرٹری محمد بن یوسف ہراوی نے مختلف عوارض اور ان کے علاج پر **بحر الجواهر** لکھی۔ اس کا ایک نسخہ ویل کم ہسٹاریکل میڈیکل لائبریری لندن میں موجود ہے۔ اس کی دوسری نہایت مفید کتاب کا نام جواھر اللغة (1492ء) ہے۔ دیگر کتابیں جو ابھی تک محفوظ ہیں:

ریاض الادویہ، جامع الفوائد، فوائد الاخیار، قصیدہ حفظ الصحة، طب یوسفی، علاج الامراض۔

احمد نگر کے سلطان برہان نظام شاہ کے شاہی طبیب حکیم ولی جیلانی نے تین کتابیں لکھیں (1) تقویم الابدان، ابن جزلہ کی کتاب کا ترجمہ (2) رسالہ حفظ صحت (3) تقویم الامراض۔ آخری دو کتابیں حیدر آباد کی لائبریریوں میں موجود ہیں۔

محمد مومن نے تحفة المومنین لکھی جس کا ماخذ عرب اور سنسکرت مصنفین تھے۔ بھوا بن خاص، جو سلطان سکندر لودھی کا وزیر با تدبیر تھا اس نے 1512ء میں مدون الشفاء سکندر شاہی لکھی جس میں اسلامی اور سنسکرت علم طب کا امتزاج پیش کیا گیا تھا۔ شہرہ آفاق مؤرخ ہندو شاہ نے کتاب دستور الاطباء لکھی۔ حکیم نورالدین عبداللہ، ابوالفضل کا بھتیجا تھا اس نے الفاظ الادویہ لکھی۔ یہ کتاب فارما کوپیا تھی جس میں ادویہ کے نام ہندی، عربی، فارسی، لاطینی، ہسپانوی، ترکش، سنسکرت میں دیئے گئے تھے۔ الفاظ شہنشاہ شاہ جہاں کے نام منسوب تھی۔ نامور مؤرخ محمد قاسم فرشتہ نے دستور الاطباء (اختیارات قاسمی) 1590ء میں لکھی جو ہندوستانی طریق طب پر تھی۔ رستم جرجانی کی کتاب نظام شاہی (1547ء) دو جلدوں میں تھی۔ کتاب میں امراض کے علاج کے علاوہ، ان امور کا بھی ذکر کیا گیا تھا جو امراض کا سبب بنتے ہیں۔

http://www.new.dli.ernet.in/rawdataupload / upload/ insa/ INSA_ 1/20005b64_347.pdf

حکیم علی گیلانی (1609ء) نہ صرف معروف طبیب بلکہ مشہور زمانہ ریاضی دان اور سائنسدان بھی تھا۔ شہنشاہ جلال الدین اکبر نے اس کو جالینوس زماں کا خطاب دیا تھا۔ وہی ایک ایسا فقید المثال طبیب تھا جس نے حکیم ابن سینا کی لازوال کتاب القانون کی پانچوں جلدوں کی تشریح لکھی تھی۔ شرح القانون کا عربی نسخہ 1633ء ابھی تک محفوظ ہے۔ پہلی جلد پرنٹنگ پریس پر لکھنو سے 1850ء میں جامع شرحین کے نام سے منظر عام پر آئی تھی۔ حکیم گیلانی کی دوسری کتاب کا نام مجربات گیلانی تھا۔ نورالدین جہانگیر کا خیال تھا کہ اکبر کو زہر حکیم گیلانی نے دیا تھا۔ ہندو حکیموں میں سے کوی چندرا، ودیا راجہ، ٹوڈرمل، نیلا کنتھا نے طب پر کتابیں لکھی تھیں۔ ابوالفضل نے ایسے 29، حکیموں کا ذکر کیا ہے جن کو شاہی خزانے سے تنخواہ دی جاتی اور ان کو منصب عطا کیا گیا تھا۔ اکبر کے نامور حکیم ابوالفتح گیلانی نے چار کتابیں لکھیں: فتحی (القانون کی شرح)، اخلاق ناصری کی شرح، قانونچہ کی شرح، چار باغ۔ جہانگیر کے حکیم کا نام روح اللہ تھا جس نے نورجہاں کا علاج کیا تھا۔

مہابت خان کے بیٹے حکیم امان اللہ نے علم الادویہ پر انسائیکلو پیڈیا لکھا جس کا نام گنج بدا ورد تھا۔ کتاب میں یونانی، عرب اور ہندوستانی ڈاکٹروں کے تجربات بیان کرنے کے ساتھ مفرد اور مرکب دوائیوں کا ذکر کیا گیا تھا۔

شیراز کے محمد رضا نے ریاض عالمگیری لکھی جو طب، غذا، کپڑوں پر تھی، اور اورنگ زیب کے نام معنون تھی۔ اورنگ زیب کے شاہی طبیب محمد اکبر ارزانی نے 1678ء میں طب اکبری لکھی جو کہ درحقیقت شرح الاسباب کا ترجمہ تھا۔ اسی مصنف نے اپنے تجربات پر ایک اور کتاب تجربات اکبری لکھی۔ اس کی قرابادین قادری، علم الادویہ پر تھی جو ہندوستان میں خوب استعمال کی جاتی تھی۔ اس کی تصنیف حدود الامراض پریس پر 1825ء میں اشاعت پذیر ہوئی تھی۔ اس کا ایک نسخہ ویل کم ہسٹاریکل میڈیکل لائبریری لندن میں موجود ہے۔ میزان الطب، مفرح القلوب، طب نبوی، طب ہندی بھی اس کی قابل تعریف کتابیں ہیں۔ امام غلام حکیم نے خاص عوارض پر علاج الغرباء لکھی، اس کی شہرت اور افادیت کے پیش نظر انیسویں صدی میں یہ ہندوستان میں کئی بار منصۂ شہود پر آئی تھی۔ اورنگ زیب کے دور میں تحفة الاطباء منظر عام پر آئی جو حکیم ابن سینا کی لازوال کتاب القانون کی شرح تھی۔ حکیم محمد رضا شیرازی نے ریاض عالمگیری لکھی جو اورنگ زیب کے نام معنون تھی۔ کتاب دو حصوں میں تھی، دوسرے حصے کا نام ریاض مناظر تھا۔

حکیم مرزا محمد ہاشم علوی خان کی پیدائش شیراز میں 1670ء میں ہوئی تھی۔ 1699ء میں آپ ہندوستان ہجرت کر آئے اور پرنس محمد اعظم (1712ء) کے شاہی طبیب تفویض ہوئے تھے۔ مغل حکمراں بہادر شاہ (1712ء) نے آپ کو علوی خاں کا خطاب دیا تھا۔ دہلی کے مغل حکمراں محمد شاہ (1748ء) نے آپ کو شش ہزاری کے مرتبہ پر فائز کیا، اور معتمد الملک کا خطاب دیا تھا۔ جب نادر شاہ نے دہلی پر حملہ کر کے محمد شاہ کو شکست دی، تو حکیم علوی نادر شاہ کا مصاحب بن گیا جس نے اس کو حکیم باشی (چیف فزیشن) کا خطاب دیا تھا۔ 1743ء میں مکہ میں حج بیت اللہ کے بعد حکیم علوی واپس ہندوستان آگئے اور قریب چار سال بعد راہی ملک بقا ہو گئے۔ انہوں نے عربی میں چار اور فارسی میں چار طبی کتابیں زیب قرطاس کیں، جیسے کتاب النبات، جامع الجوامع، خلاصہ التجارب، تحفہ محمد شاہی، مطب علوی خان، احوال اعضاء النفس، خلاصہ قوانین العلاج۔ آپ کا بھتیجا حکیم محمد ہادی خان (1781ء) بھی اعلیٰ پایہ کا حکیم تھا جس نے جامع الجوامع محمد شاہی تصنیف کی تھی۔ یہ کتاب 1771ء میں لکھی گئی تھی اور اس کا کثیر حصہ مفرد اور مرکب ادویاء پر تھا۔ محمد شاہ کے دور میں کسی نامعلوم شخص کی مرکبات جامع البغدادی شائع ہوئی تھی۔ شیخ پیر محمد گجراتی نے 1776ء میں فارسی میں صحت الامراض لکھی جس میں تمام عوارض کے علاج دیئے گئے تھے۔ ٹیپو سلطان (م 1799ء) کے دور حکومت میں چند طبی کتابیں منظر عام پر آئیں تھیں: مفردات الطب، بحر المنافع، تحفہ محمدیہ۔ افسوس کہ ان کو زیادہ شہرت حاصل نہ ہوسکی۔

گجرات کے سلطان مظفر شاہ کے دور میں شہاب الدین عبد الکریم نے طب پر دو کتابیں لکھیں: طب شہابی اور طب شفا خانی۔ اول الذکر کتاب میں طب کے اصول اور امراض کا علاج دیا گیا تھا۔ سلطان محمود شاہ نے اپنے دور میں ترجمہ کا شعبہ قائم کیا جس میں عربی اور سنسکرت کی کتابیں ترجمہ کی گئیں تھیں۔ ان میں سے ایک کتاب تاریخ ابن خلکان تھی۔ حکیم شمس الدین بن نورالدین نے خاص غذاؤں اور مشروبات، ان کے اثر اور خواص پر زبدة الحکماء کے نام سے کتاب لکھی۔ یہ کتاب گولکنڈہ کے سلطان قطب شاہ کے نام معنون تھی۔ مصنف نے پیش لفظ میں لکھا کہ مناسب غذا سے صحت بحال ہوتی جبکہ نا مناسب کھانے سے امراض جنم لیتے ہیں۔ صحت کی بنیاد اچھی غذا پر ہے۔ عبداللہ طالب نے طب فرید کے نام سے کتاب لکھی جس میں مفرد اور مرکب دوائیوں کے ذریعہ بیماریوں کا علاج بتایا گیا تھا۔ یہ سلطان قلی قطب شاہ کے نام معنون تھی۔ دکن کے لوگوں کی جسمانی حالت کے پیش نظر حکیم تقی الدین نے میزائن الطب کے نام کی کتاب لکھی، سلطان محمد قطب شاہ نے اس کی اشاعت میں معاونت کی تھی۔ حیدر آباد کے عبد اللہ قطب شاہ کے دور سلطنت میں اسماعیل بن ابراہیم تبریزی نے تذکرة الحکماء لکھی، مگر مؤلف کتاب اور اس کی تالیف کے بارہ میں زیادہ معلومات دستیاب نہیں ہوسکیں۔

فارمیسی (علم الادویہ)

سلطان علاؤلدین خلجی (م 1316ء) کے شاہی دربار میں بہت سارے حکیم ملازم تھے۔ حکیموں کی اس سرپرستی سے ہندوستان میں یونانی طب کو بلکہ اسلامی طب اور میڈیکل لٹریچر کو آیور ویدک اطباء کی مدد سے بہت فروغ ملا تھا۔ محمد بن تغلق کے دور حکومت میں دہلی کے اردگرد 70 ہسپتال تھے جن میں 1200 کے قریب سرکاری

طبیب ملازم تھے۔

تغلق کو بذات خود طب میں دلچسپی تھی چنانچہ اس نے کئی مریضوں کا علاج کیا تھا۔ کچھ سال پہلے حکیم ظہوری نے ایک طبی کتاب دریافت کی تھی جس کا نام مجموعہ ضیائی تھا اور اس کا مصنف ضیا محمد مبارک تھا جو تغلق کے دور میں نامور طبیب تھا۔ یہ درحقیقت مجموعہ شمسی کی نقل تھی جس کا مصنف خواجہ شمس الدین مستوفی تھا۔ فیروز شاہ تغلق کو بھی طب سے لگاؤ تھا۔ اس نے سیاہ سانپ کی کھال اور دیگر دوائیوں سے سرمہ بنایا جس کا نام کحل فیروز شاہی تھا۔ طب فیروز شاہی بھی اس کے دور میں لکھی گئی تھی۔ اس میں ایسے امراض کا علاج بتایا گیا تھا جو جرجانی کی کتاب ذاخرہ اور ابن سینا کی قانون میں بیان نہیں کی گئی تھیں۔ صراط فیروز شاہی کے چوتھے باب میں ایسی مفرد اور مرکب ادویاء کا ذکر ہے جو ہسپتالوں میں استعمال ہوتی تھیں۔

مغلیہ دور حکومت میں ہندوستان میں بے شمار قرابادین تالیف کی گئیں تھیں جیسے قرابادین شفائی، قرابادین زکائی، قرابادین قادری، اور اعجاز الامراض۔ ان قرابادین میں ہر نسخے میں کتنی دوائی شامل تھی اور اس کے تیار کرنے کا طریقہ دیا جاتا تھا۔ شاہی درباروں میں جو دوائیاں تیار ہوتی تھیں ان کی نگرانی شاہی طبیب کرتے تھے تاکہ ان سے کسی کو نقصان کا احتمال نہ رہے۔ حکیم علی گیلانی، شہنشاہ اکبر کا شاہی طبیب تھا جو اس کے تمام سفروں میں ہم رکاب ہوتا تھا۔ حکیم گیلانی اپنی فارمیسی اپنے ساتھ لے کر سفر کرتے تھے۔ انہوں نے ایک میٹھے ذائقے کی وائن بنائی جس کے نوش کرنے سے سفر کی تھکان رفع ہوجاتی تھی۔

شہنشاہ جہانگیر کے دور سلطنت میں نور جہاں نے عطر جہانگیری بنایا تھا۔ یہ عطر گلاب سے بنایا گیا تھا۔ حکیم عین الملک شیرازی نے اپنے سرپرست شہنشاہ شاہ جہاں کیلئے الفاظ الادویہ تالیف کی تھی۔ یہ پریس پر 1793ء میں کلکتہ میں چھپی اور اس کا انگلش میں ترجمہ گلیڈون Gladwin نے کیا تھا۔ اورنگ زیب کا شاہی طبیب حکیم اکبر ارزانی تھا جس نے طب اکبری اور میزان الطب لکھی تھیں۔ اس کی قرابادین قادری، علم الادویہ پر تھی جو ہندوستان میں خوب استعمال کی جاتی تھی۔ حکیم میر محمد ہاشم نے نجیب الدین سمرقندی کی اسباب العلامات پر حاشیہ لکھا، تو شاہ جہاں نے اس کو مسیح الزماں خان بہادر کا لقب عطا کیا تھا۔

برٹش راج کے دوران مشرقی طب ہندوستان میں زوال پذیر ہوگیا۔ تاہم دہلی کے حکیم شریف خاں کے خاندان نے پوری دلجمعی سے کوششیں جاری رکھیں کہ یونانی طب کو دوبارہ بحال کیا جائے۔ حکیم اجمل خاں نے دہلی میں ہندوستانی دواخانہ اور طبیہ کالج کی داغ بیل ڈالی۔ طبیہ کالج میں ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی نے بعض طاقت ور اودیاء پر تحقیقی کام کیا اور اجملین کا آغاز ہوا تھا۔ لکھنو میں حکیم عبدالعزیز کی نگرانی میں تعلیم الطب کالج کھولا گیا تھا۔ حکیم کبیر الدین ممتاز مصنف تھا جس نے مشرقی طب پر پانچ کتابیں زیب قرطاس کی تھیں یعنی مسائل دوران خون، شرح قانون شیخ، تشریح کبیر اور علم الادویاء اور برہان۔

حکیم حسین عاقلی العلوی، جو مشہور زمانہ حکیم علوی کا پوتا تھا اس نے 1732ء میں مخزن الادویاء در بیان الادویاء لکھی۔ اس کا ایک فارسی نسخہ نیشنل لائبریری آف میڈیسن امریکہ میں موجود ہے جو حروف تہجی کے مطابق ہے۔ لاہور میں حکیم غلام نبی اور حکیم غلام جیلانی نے مشرقی طب کو نئی عمدہ کتابیں لکھ کر فروغ دیا تھا جیسے تاریخ الاطباء، مخزن الادویہ حکیم اجمل خان کی وفات کے بعد حکیم عبدالمجید (1922ء) نے ایک فارمیسی کی دکان شروع کی جو جلد ہی ترقی کر کے ہمدرد لیبارٹریز بن گئی۔ ہمدرد اس وقت ہندوستان اور پاکستان میں دیسی دوائیوں کا سب سے بہترین دواخانہ ہے۔

کیمیکل ٹیکنالوجی

کیمیکل ٹیکنالوجی کا استعمال پانچ اغراض کیلئے کیا گیا تھا (1) ادویہ کی تیاری (2) پرفیوم اور کاسمیٹک کی تیاری (3) مشروبات، سوڈا واٹر کی تیاری (4) ڈائیاں بنانا (5) گن پاؤڈر اور پائیرو ٹیکنک کی تیاری۔ اسلامی ہندوستان میں راکٹ بنائے گئے جن میں گن پاؤڈر استعمال کیا گیا تھا۔ کچھ راکٹ ہوا میں سفر کرسکتے اور کچھ سطح زمین کے ساتھ سفر کرتے تھے۔ سالڈ فیوئل راکٹ ٹیکنالوجی یا ملٹری کے استعمال کیلئے میزائیل بنانے میں سلطان حیدر علی (1782ء) اور ٹیپو سلطان راہبر تسلیم کئے جاتے ہیں۔ دشمن کے پیادہ سپاہیوں پر حملہ کیلئے انہوں نے راکٹ بریگیڈ بنائے تھے۔ ٹیپو سلطان نے ملٹری کیلئے خاص کتاب لکھی جس کا نام فتح المجاہدین تھا۔ اس میں میسور فوج کے ہر بریگیڈ کیلئے 200 راکٹ فائر کرنیوالے سپاہی مخصوص کئے گئے تھے۔ میسور کی فوج میں سولہ سے چوبیس تک بریگیڈ ہوتے تھے۔ شہروں کے وہ علاقے جہاں راکٹ اور فائر ورک بنائے جاتے تھے اس کا نام تارا منڈل پٹ (گلیکسی مارکیٹ) تھا۔ ٹیپو کی وفات کے بعد انگریز راکٹ ٹیکنالوجی اپنے ساتھ برطانیہ لے گئے یوں یہ ٹیکنالوجی یورپ پہنچی تھی۔ حیدر علی کے زمانے میں اس کی فوج میں 1200 راکٹ بردار سپاہی تھے۔ حیدر علی کے والد نواب آف آرکوٹ کی فوج میں نائیک تھے جس کے پاس 50 راکٹ بردار سپاہی تھے۔ پولی لور (1780ء) کے مقام پر دوسری میسور برطانوی جنگ میں برٹش کرنل ولیم بیلی کے اسلحہ میں حیدر علی کے راکٹ کے گرنے پر آگ لگی تھی جس کی وجہ سے برٹش فوج کو شکست فاش ہوئی تھی۔ سرنگا پٹم کے سقوط پر یہاں کے اسلحہ خانے میں 600 لانچرز، 700 راکٹ، نو ہزار خالی راکٹ پائے گئے تھے۔ بعض راکٹوں میں بلیڈ لگے ہوئے تھے چنانچہ منزل پر پہنچ کر یہ راستے میں آنے والے ہر چیز کو بری طرح کاٹ ڈالتے تھے۔ 1801ء میں برطانیہ کے رائیل وول وچ آرسنیل نے ملٹری راکٹ ریسرچ کا پروگرام شروع کیا تھا۔ پہلا برطانوی راکٹ 1805ء میں بنایا گیا تھا۔

ہندوستان کے مایہ ناز سائنسدان اور سابق صدر جمہوریہ ڈاکٹر عبدالکلام نے اپنی خودنوشت Wings of Fire میں لکھا ہے کہ جب وہ امریکہ ناسا کی دعوت پر تربیت کیلئے ورجینیا آئے تھے تو ایک عمارت میں داخل ہوتے ہی انہوں نے دیوار پر پینٹنگ دیکھی جس میں جنوبی ایشیا کے باشندوں کے چہرے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ پینٹنگ سلطان ٹیپو کے دور میں بنائے گئے راکٹوں کی یاد میں بنائی گئی تھی۔ خودنوشت کا اردو ترجمہ پرواز کے نام سے بک ہوم لاہور نے 2006ء میں شائع کیا تھا۔

میٹالرجی کی فیلڈ میں ہندوستان میں مختلف قسم کے ہتھیار بنائے گئے تھے۔ زنک zinc ہندوستان میں پایا جاتا تھا جبکہ یورپ میں یہ ناپید تھا۔ نئے ہتھیار لوہا، فولاد، تانبا، برونز دھاتوں کو ملا کر بنائے جاتے۔ ایسے ہتھیار جہاں بنائے جاتے اس فیکٹری کو کارخانہ کہا جاتا تھا۔ بابر نامہ میں توپوں کی کاسٹنگ کے بارے میں معلومات پائی جاتی ہیں۔ سونے اور چاندی کے ورق ادویاء اور کھانے کی چیزوں میں استعمال کئے جاتے تھے۔ سکے، سونا، چاندی اور تانبے کے بنائے جاتے تھے۔ ٹیکسٹائیل میں سونے چاندی کے دھاگے استعمال ہوتے تھے۔

حاصل کلام

عمومی طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مغل حکمران بڑی بڑی عالیشان عمارتیں، مقبرے، باغ، محل، نئے شہر بسانے میں ہی صرف دلچسپی رکھتے تھے۔ یہ حقیقت لوگ نظرانداز کرجاتے ہیں کہ بادشاہوں نے مدرسے، خانقاہیں، ہسپتال، یتیم خانے، سرائیں بھی تعمیر کروائیں تھیں۔ اس مضمون سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اسلامی ہندوستان میں ریاضی، علم ہیئت، علم جوتش، طب، معروف کتابوں کے تراجم، تراجم کی سرپرستی، کتابوں کے حصول میں نمایاں ترقیات ہوئی تھیں۔ بحیثیت مجموعی سائنس کی ترقی اور فروغ کیلئے ریاستی سطح پر کوئی پالیسی یا تعلیمی پروگرام وضع نہیں کیا گیا تھا۔ یورپ میں جو سائنسی ترقیات اور ایجادات ہو رہی تھیں ان سے خاطر خواہ فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ ٹیکنالوجی کی طرف تو بالکل ہی توجہ نہ دی گئی۔ کوئی سائنسی ادارے یا ٹیکنیکل سکول قائم نہ کئے گئے جہاں تکنیکی مہارت حاصل کی جاسکتی۔ جو بے دریغ رقم مقبروں، عمارتوں کی تعمیر کیلئے خرچ کی گئی اگر اس کا کچھ حصہ تعلیم کیلئے خرچ کیا گیا ہوتا تو شاید برصغیر کئی صدیاں قبل ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو چکا ہوتا۔

ماخذ و مصادر

علی کوثر، اطباء عہد مغلیہ، کراچی 1960ء

رشید فاروقی، اسلامی طب، حیدرآباد 1934ء

زکریا ورک، سوانح ابوریحان البیرونی، لاہور 2007ء

Aziz Ahmad, Islamic Culture in the Indian Environment, Oxford, 1964

Tara Chand, Influence of Islam on the Indian Culture, Lahore, 1979

S.A. Rizvi, Religious and Intellectual History of Muslims, Dehli, 1975

Ceril Elgood, Medicine in Persia, NY, 1934

Father Monserrate, His Journey to the court of Akbar, London, 1922

جو مٹھائی کھلائی جاتی ہے اس سے دلہا کی سالیاں

بقیہ صفحہ 4 بدرسومات اور بدعات سے اجتناب

پیسے لیتی ہیں۔

- دلہا دلہن والے دونوں دن مقرر کر کے رشتہ داروں وغیرہ کو بلاتے ہیں اور دعوت کرتے ہیں جسے دعوت بکی کہتے ہیں آنے والی مہمان عورتیں پیسے دیتی ہیں اور میزبان عورتیں مٹھائی کھلاتی ہیں۔ پیسے دینا اور مٹھائی کھلانا لازم ملزوم ہے۔
- شادی بیاہ کی مخلوط دعوتیں۔
- علیحدہ انتظام کے تحت بھی عورتوں میں مرد حضرات چلے جاتے ہیں
- بری کی نمائش کرنا
- مردوں کا موبائل فون کے ذریعہ خواتین کی تصویریں اتارنا
- ماڈرن کہلانے کے شوق میں پردہ کا خیال نہ رکھنا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم رانا محمد الطاف صاحب دارالیمن شرقی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ آسیہ عبدالاعلیٰ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالاعلیٰ صاحب کو ایک بیٹی کے بعد مورخہ 16 جنوری 2012ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام رافع احمد تجویز ہوا ہے۔ جو اللہ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم عبدالرفیع خاور صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھے، صحت وسلامتی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے، دین کے مخلص خادم اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ عابدہ شعیب صاحبہ دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے ماموں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سہگل ملتان کی اینجیو گرافی ہوئی ہے۔ ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں مگر کمزوری بہت ہے۔

نیز میرے والد مکرم معین الدین صاحب کراچی بھی معدہ کے عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں احباب کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم میاں عبدالماجد صاحب مصطفیٰ ٹاؤن لاہور گزشتہ ایک ہفتہ سے دل کی تکلیف کی وجہ سے پی آئی سی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ملک خالد محمود صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں اور فاروق ہسپتال میں داخل ہیں۔ کمزوری بھی ہے احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا نسیم احمد صاحب برلاس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ہمشیرہ محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب راولپنڈی شدید علیل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم آفتاب احمد خان صاحب شکور پارک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ ڈاکٹر عروشہ منصورہ خان صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 8/اکتوبر 2010ء کو مکرم کیپٹن نبیل احمد ڈار صاحب ولد محترم حفیظ احمد ڈار صاحب مغلپورہ لاہور کے ساتھ مبلغ 3 لاکھ روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے گوندل بینکوئیٹ ہال ربوہ میں کیا۔ یکم جنوری 2012ء کو رفیع بینکوئٹ ہال میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقع پر دعا محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے کرائی۔ دلہن محترم عبدالغفار خان صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کی پوتی، مکرم الحاج خان عبداللہ خان صاحب آف فرخ آباد کی نسل سے اور محترم ملک فضل الرحمٰن سعید صاحب جہلم کی نواسی ہے۔ جبکہ دلہا محترم عزیر احمد ڈار صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر ریٹائرڈ واپڈا لاہور حال کینیڈا کا پوتا اور محترم حمید اللہ مبارک صاحب ریٹائرڈ محکمہ انہار سابق صدر حلقہ شاہدرہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا محمد اسحٰق جمیل صاحب آف کراچی حال دارالیمن وسطی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ سعید اختر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد اشفاق خان صاحب کاٹھگڑھی دارالیمن وسطی سلام مورخہ 21 جنوری 2012ء کو بعمر تقریباً 70 سال وفات پا کر اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 22 جنوری کو بیت السلام دارالیمن وسطی میں مکرم صوبیدار (ر) محمد خان صاحب صدر محلّہ دارالیمن وسطی سلام نے پڑھائی عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم غلام احمد سرور صاحب صدر محلّہ طاہر آباد شرقی نے دعا کرائی۔ مرحومہ 1978ء میں ککی نو ضلع جھنگ سے نقل مکانی کر کے دارالیمن وسطی سلام میں آ گئیں۔ آپ نے محلّہ میں کافی بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا۔ جب تک صحت نے اجازت دی آپ نہایت خوش دلی سے جماعتی اور لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں حصہ لیتی رہیں۔ مرحومہ نہایت نیک اعلیٰ اخلاق کی مالک، ملنسار، خوش اخلاق، دوسروں کی عزت نفس کا خیال رکھنے والی، عزت سے پیش آنے والی، ہر ایک کے ساتھ خوشی اور پیار بانٹنے والی نمایاں شخصیت کی حامل خاتون تھیں۔ اکثر درود شریف اور دعاؤں میں مشغول رہتی تھیں۔ سب کے ساتھ پیار اور الفت سے پیش آنے والی، خلافت احمدیہ سے سچا عشق اور محبت رکھنے والی، اپنے عزیزوں اور غیروں سے حسن سلوک کرنے والی تھیں۔ صدقہ وخیرات میں کھلے دل کی مالک تھیں کہتی تھیں کہ اللہ مالک ہے جس نے آج دیا ہے کل بھی وہی دے گا۔ آپ نے پسماندگان میں دو بھائی مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب، مکرم چوہدری ظفر اللہ صاحب آف رنگ پورہ ساہیوال، 4 بیٹے اور خاوند کو یادگار چھوڑا ہے۔ احباب سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا ہونے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم ندیم احمد الیاس صاحب دارالیمن غربی شکر ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے چچا کی بیٹی سعدیہ بتول بنت مکرم ماسٹر محمد یونس صاحب ڈاور کا بائی پاس آپریشن 6 جنوری 2012ء کو پی آئی سی ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ آپریشن کے بعد الرجی اور سوجن وغیرہ ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب کرتے ہوئے بعد میں ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ فرخندہ سلطانہ احمد صاحبہ ترکہ مکرم حبیب اللہ جسوال صاحب)

مکرمہ فرخندہ سلطانہ احمد صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم حبیب اللہ جسوال صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 7/22 محلّہ دارالعلوم شرقی برقبہ 18 مرلے 49 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرم سعید احمد جسوال صاحب مکرم محمد احمد جسوال صاحب میرے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔ مکرم محمود احمد جسوال صاحب کا حصہ ان کے نام لگا دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم سعید احمد جسوال صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم محمد احمد جسوال صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمود احمد جسوال صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ فرخندہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

ماہ فروری میں

13 فروری 1633ء کو اٹلی کے مشہور ستارہ شناس گلیلیو کو مقدمے کے لئے روم میں لایا گیا۔ ان پر الزام تھا کہ وہ اس عقیدے کا پرچار کر رہے ہیں کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔

12 فروری 1809ء کو برطانیہ کے معروف سائنس دان چارلس ڈارون پیدا ہوئے۔ جنہیں ان کے نظریہ ارتقاء کی وجہ سے عالمی شہرت حاصل ہوئی۔

8 فروری 1908ء کو امریکی موجد بھائیوں Orville Wright اور ولبر رائٹ Wilbur Wright نے پہلی بار امریکی فوج کو اپنا بنایا ہوا ایک طیارہ فروخت کرنے کا معاہدہ کیا۔ طیارے کی قیمت 25 ہزار ڈالر مقرر کی گئی۔

امریکی فوج نے کہا کہ اگر طیارہ 40 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زیادہ پرواز کرے گا تو رائٹ برادران کو مزید 5 ہزار ڈالر بونس کے طور پر دیئے جائیں گے۔

9 فروری 1916ء کو برطانیہ میں 18 سے 41 برس تک کے مردوں کی لازمی فوجی بھرتی شروع ہوگئی۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران 45 لاکھ برطانویوں نے فوجی خدمات انجام دیں۔

14 فروری 1978ء کو امریکا کی ایک کمپنی ٹیکساس انسٹرومنٹس نے دنیا کے پہلے مائیکرو چپ کی ایجاد کی۔

چونڈی
دانت نکالتے بچوں کے دستوں کیلئے
حب مسان
بچوں کے سوکھا پن اور لاغری کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

غریب عوام پر مہنگائی کا ایک اور بم گرا دیا گیا وفاقی حکومت نے اوگرا کی جانب سے حکومت کو ارسال کی گئیں تیل کی قیمتوں میں اضافہ نہ کرنے کی سفارشات کو مسترد کرتے ہوئے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں 6.29 روپے فی لٹر تک اضافہ کر دیا ہے۔ اس ضمن میں نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ پٹرول کی قیمت میں 5.37 روپے ہائی سپیڈ ڈیزل کی قیمت میں 4.64 روپے ہائی آکٹین کی قیمت میں 6.29 روپے، لائٹ ڈیزل کی قیمت میں 4.64 روپے اور مٹی کے تیل کی قیمت میں 2.78 روپے فی لٹر اضافہ کیا گیا ہے۔ اس اضافے کے بعد پٹرول کی قیمت 89.54 روپے سے بڑھ کر 94.91 روپے فی لٹر ہائی آکٹین 111.91 روپے سے بڑھ کر 118.20 روپے فی لٹر، ہائی سپیڈ ڈیزل 98.82 روپے سے بڑھ کر 103.46 روپے فی لٹر، لائٹ ڈیزل 86.78 روپے سے بڑھ کر 90.21 روپے فی لیٹر اور مٹی کا تیل 89.24 روپے سے بڑھ کر 92.02 روپے فی لیٹر ہو گئی ہے۔

کرم ایجنسی جھڑپیں وسطی کرم ایجنسی کے علاقے جوگی میں سیکیورٹی فورسز کی ماموزئی چیک پوسٹ پر شدت پسندوں نے حملہ کیا جس کے باعث 10 سیکیورٹی اہلکار ہلاک اور 32 زخمی ہو گئے۔ جبکہ سیکیورٹی فورسز کی جوابی کارروائی سے 40 شدت پسند جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے۔ اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کی شیلنگ سے شدت پسندوں کے تین ٹھکانوں کو تباہ کر دیا گیا۔

اوباما نے قبائلی علاقوں میں ڈرون حملوں کا اعتراف کر لیا امریکی صدر براک اوباما نے پہلی بار پاکستان کے قبائلی علاقوں میں ڈرون حملوں کا اعتراف کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ حملوں میں شدت پسندوں اوران کے اتحادیوں کو انتہائی مہارت اور مشاقی کے ساتھ نشانہ بنایا گیا۔ حملوں میں انتہائی احتیاط برتی گئی۔ شہریوں کی ہلاکتوں کی اطلاعات درست نہیں جبکہ پاکستان نے ایک بار پھر ڈرون حملوں کو اپنی خودمختاری کے خلاف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ جاسوس طیاروں کے حملے غیر قانونی، ناقابل قبول اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں منفی نتائج کے حامل ہیں۔

شام کے شہر راستان میں فورسز کی عمارت پر بمباری شام کے صوبے حمص کے شہر راستان میں سیکیورٹی فورسز نے ایک عمارت پر بمباری کر کے عمارت کو مکمل تباہ کر دیا جس کے باعث 10 افراد ہلاک اور 15 افراد زخمی ہو گئے۔ ہلاک اور زخمی ہونے والے بیشتر افراد سیاسی کارکن اور ان کے رشتہ دار تھے۔

فرانس بھارت کو 12 ارب ڈالر کے 126 جنگی طیارے فراہم کرے گا فرانس بھارت کو 12 ارب ڈالر کے 126 جنگی طیارے فراہم کرے گا۔ بھارتی فضائیہ کو جنگی طیاروں کو فراہمی کیلئے سب سے کم بولی رافیل فائٹر بنانے والی فرانسیسی فرم دیسالت نے دی ہے۔ نامہ نگاروں کا کہنا ہے کہ یہ دنیا کے چند بڑے دفاعی معاہدوں میں سے ایک ہے اور اسے جنگی طیارے بنانے والی کمپنی یورو فائٹر کیلئے ایک دھچکا قرار دیا جا رہا ہے۔

100 سے زائد ممالک عالمی ماحولیاتی ایجنسی بنانے پر رضامند ہو گئے 100 سے زائد ممالک نے فرانس کی جانب سے تجویز کی جانے والی ماحولیاتی ایجنسی کی حمایت کر دی ہے۔ فرانس کی وزیر برائے ماحولیات نتالی کوسیکو نے بتایا کہ ریوڈی جنیز و میں آئندہ ہونے والے اجلاس میں اس ایجنسی کے قیام کا اعلان کیا جائے گا۔ ایجنسی کے قیام کا مقصد اقوام متحدہ کے ادارہ برائے ماحولیات کو مضبوط بنانا ہے۔ جو پہلے ہی اپنے اقدامات پر عملدرآمد کے حوالے سے کمزور نظر آتی ہے۔

انڈونیشیا میں سمندری طوفان انڈونیشیا میں گزشتہ کئی دنوں سے جاری شدید بارشوں اور طوفان کے باعث اب تک 16 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ جبکہ 60/افراد زخمی ہوئے ہیں۔ حکام کے مطابق زیادہ تر اموات درخت گرنے کے باعث ہوئیں۔

یورپ میں برفباری اور شدید سردی یورپ بھر میں شدید سردی اور برفباری نے نظام زندگی کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ مشرقی یورپ میں سردی سے اب تک 32/افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور متعدد علاقوں میں ہنگامی حالت نافذ کر دی گئی ہے۔ مشرقی ممالک میں ان دنوں شدید سردی کی لہر کی لپیٹ میں ہیں جہاں اوسطاً درجہ حرارت منفی 20 سینٹی گریڈ تک گر چکا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 2۔فروری	
طلوع فجر	5:34
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:45

نعمانی سیرپ
تیزابیت-خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
اب ایک نئے انداز میں عوام کی خدمت کیلئے مشغول
ہر چیز صفائی کے بعد پیکنگ میں دستیاب ہے۔
دالیں، مصالحہ جات، بیسن، اعلیٰ اور عمدہ کوالٹی کے
چاول صفائی کے بعد پیکنگ میں دستیاب ہیں
اقصیٰ روڈ ربوہ

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

FR-10

The New Paradise Academy
ربوہ میں ایک اور نئے تعلیمی ادارے کا آغاز (نظارت تعلیم کی اجازت سے)
1-Class Play Group To 8th
2-Specical Faciltyof Pick & Drop For Students & Teachers,
3- Computer Special Facilty for Play Group to Prep
یکم فروری 2012ء سے داخلے کا آغاز
ضرورت سٹاف
ٹیچر: کم از کم تعلیم BA,BSc,B.Ed (تجربہ انگلش میڈیم سکول)
گارڈ: اسلحہ بمعہ لائسنس ہونا چاہئے
آیا: کسی سکول کا تجربہ کم از کم دو سال
درخواست صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ منظور کی جائے گی
ایڈریس: مسرور ٹاؤن نصرت آباد ساہیوال روڈ ربوہ فون: 0332-7056211
پرنسپل حافظہ عطیۃ الجلیل

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء
ہر ماہ کی 3-4-5 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 6-7 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 10-11-12 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسٹاپ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 18-19-20 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 23-24 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 25-26-27 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
(مرحوم) حکیم عبدالحمید اعوان
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ
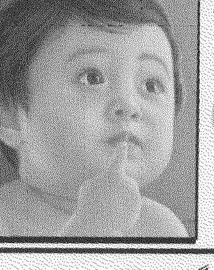
ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com